Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

| جلد ۶۵/۳۰ | ۸ صفر ۱۳۹۶ھ ٭ ۹ تبلیغ ۱۳۵۵ہش ٭ ۹ فروری ۱۹۷۶ء | نمبر ۳۲ |
|---|---|---|

# اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے الحمد للہ

احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے، عمر میں غیر معمولی برکت ڈالے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

---

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال ٹانگ میں شدید درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

---

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم انور محمود خانصاحب (امریکہ) کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد کا پوتا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی، صالح اور با اقبال اور خدمتِ دین سے معمور زندگی عطا فرمائے اور اسے والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

آمین

---

## جماعت احمدیہ کی ۵۷ ویں مجلسِ مشاورت

۲۶-۲۷-۲۸ مارچ ۱۹۷۶ء کو منعقد ہوگی انشاء اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتِ احمدیہ کی ۵۷ ویں مجلسِ مشاورت انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ مارچ ۱۹۷۶ء مطابق ۲۶-۲۷-۲۸ امان ۱۳۵۵ہش) بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ایوانِ محمود میں منعقد ہوگی۔

ایجنڈا کے لئے تجاویز مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۰ فروری ہے۔ تجاویز حسب قواعد جماعتوں کے اجلاسِ عام میں پیش ہو کر اور کثرت رائے سے پاس ہو کر آنی چاہئیں۔

نمائندگان کے اسماء گرامی ۱۰ مارچ/امان تک پہنچ جانے چاہئیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

---

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قربِ الٰہی ہے

## دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے

"بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قربِ الٰہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے جب مومن کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ کو بھی اس پر رحم آجاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کا متولّی ہو جاتا ہے۔ اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے تو الٰہی تولّی کے بغیر انسانی زندگی قطعاً تلخ ہو جاتی ہے۔ دیکھ لیجئے جب انسان حدِ بلوغت کو پہنچتا ہے اور اپنے نفع نقصان کو سمجھنے لگتا ہے تو نامرادیاں ناکامیابیوں اور قسما قسم کے مصائب کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے وہ اُن سے بچنے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کرتا ہے۔ دولت کے ذریعہ، تعلّقِ حکّام کے ذریعہ، قسما قسم کے حیلہ و فریب کے ذریعہ وہ بچاؤ کی راہ نکالتا ہے لیکن مشکل ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو۔ بعض وقت اس کی تلخ کامیوں کا انجام خودکشی ہو جاتی ہے۔ اب اگر ان دُنیاداروں کے غموم و ہموم اور تکالیف کا مقابلہ اہل اللہ یا انبیاء کے مصائب کے ساتھ کیا جاوے تو انبیاء علیہم السلام کے مصائب کے مقابل اوّل الذکر جماعت کے مصائب بالکل ہیچ ہیں لیکن یہ مصائب و شدائد اس پاک گروہ کو رنجیدہ یا محزون نہیں کر سکتے اُن کی خوشحالی اور سرور میں فرق نہیں آتا کیونکہ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی تولّی میں پھر رہے ہیں۔ دیکھو اگر ایک شخص کا ایک حاکم سے تعلق ہو اور مثلاً اس حاکم نے اسے اطمینان بھی دیا ہو کہ وہ اپنے مصائب کے وقت اس سے استعانت کر سکتا ہے تو ایسا شخص کسی ایسی تکلیف کے وقت جس کی گرہ کشائی اس حاکم کے ہاتھ میں ہے۔ عام لوگوں کے مقابل کم درجہ رنجیدہ اور غمناک ہوتا ہے تو پھر وہ مومن جس کا اس قسم کا بلکہ اس سے بھی زیادہ مضبوط تعلق احکم الحاکمین سے ہو وہ کب مصائب و شدائد کے وقت گھبراوے گا!"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۵۹، ۶۰)

---

## ۲۰ فروری کو مصلح موعودؓ کے متعلق پیشگوئی کی یاد میں جلسے کئے جائیں

تمام جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق ۲۰ فروری کو جماعتیں اپنے اپنے ہاں خاص اہتمام کے ساتھ پیشگوئی مصلح موعودؓ کے بارے میں جلسے منعقد کریں اور ان کی رپورٹیں نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

نوٹ:۔ ۲۰ فروری کو جمعہ کا دن ہے جو جماعتیں جمعہ کو جلسہ منعقد نہ کر سکیں وہ اتوار کو جلسہ کر سکتی ہیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبد الحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۹ تبلیغ ۱۳۵۵ھش

۹ فروری ۱۹۷۶ء

# شجرکاری اور اس کی بے اندازہ اہمیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنی جن نعمتوں کا بار بار ذکر کرکے انسانوں کو اس کا شکر ادا کرنے اور اس کی فرمانبرداری اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے ان میں درختوں اور ان سے حاصل ہونے والے پھلوں اور دیگر فوائد کو بھی بطور خاص ذہن نشین کرایا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے:۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ ۝ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝ فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ (عبس آیات ۲۵ تا ۳۳)

ترجمہ:۔ پس چاہیئے کہ انسان اپنے کھانے کی طرف دیکھے اور دیکھے کہ ہم نے بادلوں سے پانی کو خوب برسایا ہے، پھر زمین کو خوب پھاڑا ہے۔ چنانچہ اس پھاڑنے کے نتیجہ میں ہم نے اس میں قسم قسم کے دانے اُگائے ہیں۔ اسی طرح انگور اور سبزیاں نیز زیتون، کھجوریں اور اس کے ساتھ ہی گھنے سایہ دار باغات بھی اور میوے بھی اور خشک گھانس اور جھاڑیاں بھی (جنہیں تم نہیں کھاتے) اُگائی ہیں۔ یہ سب (یعنی قسم ہا قسم کے پھلدار اور گھنے سایہ دار درخت اور جانوروں کے چارے کے طور پر کام آنے والی جھاڑیاں اور گھانس وغیرہ) تمہارے اور تمہارے جانوروں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے درختوں سے حاصل ہونے والے مختلف ذائقوں اور مختلف خاصیتوں کے پھلوں کا ذکر کرکے ان کا ایک خاص فائدہ یہ بتایا ہے کہ درختوں سے انسان کو شیریں اور لذیذ غذا میسر آتی ہے۔ اور پھر آخر میں مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ کہہ کر درختوں کے دیگر عمومی فائدوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو درختوں سے انسان کو بے شمار فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ یہ فائدہ تو ظاہر و باہر ہے کہ انسان ان کے گھنے اور فرحت بخش سایہ میں آرام کرتا اور لطف اُٹھاتا ہے اور ان کے پتے، ٹہنیاں، شاخیں، تنا، ان کی چھال اور بیج۔ الغرض ان کی ایک ایک چیز انسان کے کام آتی ہے اور اس کا کوئی حصہ بھی بے کار اور بے مصرف نہیں ہوتا۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ زمین کی زرخیزی بڑھانے اور انسانی صحت کو ترقی دینے میں بھی درخت بے انتہا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ہوا کو صاف رکھنے میں ان کی اہمیت مسلّم ہے، پھر انسان کو امراض سے نجات دلانے والی اکثر ادویہ مختلف قسم کے درختوں کے پتوں، جڑوں، پھولوں، کونپلوں، نرم و نازک شاخوں اور چھال وغیرہ سے ہی حاصل ہوتی ہیں۔ پھر طاقت اور توانائی بخشنے والی اکثر ادویہ بھی انہی سے تیار کی جاتی ہیں۔ صنعت کا بہت بڑا حصہ بھی چونکہ انحصار انہی سے حاصل ہونے والے خام مال پر ہے۔ الغرض جتنا بھی غور کیا جائے درختوں کے نت نئے فوائد ذہن میں آتے چلے جاتے ہیں اور ان سب کا احاطہ کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ پھر زمانہ گزرنے کے ساتھ ساتھ ان کے نئے سے نئے عجیب و غریب خواص دریافت ہوتے چلے جارہے ہیں اور ہوتے چلے جائیں گے اور ان کے نتیجہ میں نئی نئی ادویہ، اغذیہ اور اشیاء بنتی چلی جارہی ہیں اور بنتی چلی جائیں گی۔

درختوں کے ان گنت اور انسانی زندگی پر نہایت ہی خوشگوار اثر ڈالنے والے فوائد کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے انسانوں کا فرض قرار دیا ہے کہ وہ اس کا شکر ادا کریں اور اسراف کے مرتکب نہ ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّغَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ۖ وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ (الانعام آیت ۱۴۲)

ترجمہ:۔ وہ (خدا) ہی ہے جس نے لکڑیوں کے سہارے پر کھڑے ہونے والے باغات اور بغیر سہارے کھڑے ہونے والے باغات اور کھجوریں اور کھیتیاں جن کے مزے مختلف ہیں اور زیتون اور انار کو اس صورت میں کہ وہ آپس میں مشابہ بھی ہیں اور بعض صورتوں میں نہیں بھی، پیدا کیا ہے۔ تم جب ان درختوں کو پھل لگے تو اس کے پھل کھاؤ اور اس کے کاٹنے کے دن اُس کا (یعنی خدا کا) حق ادا کرو اور اسراف سے کام نہ لو کیونکہ وہ اسراف سے کام لینے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے درختوں وغیرہ سے حاصل ہونے والے فوائد کا ذکر فرمانے کے بعد دو حکم دیئے ہیں ایک تو یہ کہ جب تم درختوں پر سے پھل اُتارو تو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرو دوسرے یہ کہ اسراف سے کام نہ لو۔ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ درختوں سے حاصل ہونے والے پھلوں کا ایک حصہ غریبوں کے لئے وقف کیا جائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ ایسی اعلیٰ درجہ کی نعمتیں عطا کرنے پر زبان اور عمل سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جائے۔ عمل سے شکر کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ درختوں کی شکل میں جو عظیم الشان نعمت اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہے ہم اس نعمت کو آئندہ نسلوں کے واسطے عام کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں اور پھر بے نتیجہ اور بے مقصد صرف یعنی اسراف سے بچنے کے لئے ان کی پوری پوری غور و پرداخت اور حفاظت کریں۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت لگانے اور ان کی حفاظت اور غور و پرداخت کرنے پر بہت زور دیا ہے اور اس کی اہمیت واضح کرنے کے لئے یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر تمہارے ہاتھ میں ایک پودا ہو اور تم اسے زمین میں لگا رہے ہو اور عین اُس وقت قیامت آجائے اور تمہیں اتنی مہلت میسر ہو کہ وہ پودا زمین میں لگا سکو تو اُس وقت تک نہ اُٹھو جب تک کہ پودا نہ لگالو۔ اس خیال سے کہ قیامت آنے والی ہے پودا لگانا بے سود ہے، پودا لگانے سے باز نہ رہو۔ پودا لگا کر ہی اُٹھو۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ:۔

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ قَامَتِ السَّاعَةُ وَفِيْ اَحَدِكُمْ فَسِيْلَةٌ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا تَقُوْمَ حَتّٰى يَغْرِسَهَا فَيَغْرِسُهَا۔ (کنز العمال)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر قیامت قائم ہو جائے اور تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کوئی پودا ہو اور اس کے لئے ممکن ہو کہ کھڑا ہونے سے پہلے پہلے اسے زمین میں لگادے تو چاہیئے کہ وہ اس پودے کو ضرور زمین میں لگادے۔

اس حدیث سے شجرکاری کی اہمیت اور اس کی فرضیت ظاہر و باہر ہے۔ ظاہر ہے شجرکاری کی اہمیت کو اس سے زیادہ پُرزور الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ پھر ایک اور حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درخت لگانے کو بہت ہی اہم کارِ ثواب قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةٌ۔ (بخاری)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان درخت بوتا ہے یا کھیتی اُگاتا ہے اور اس سے پرندے، انسان اور جانور اپنی خوراک حاصل کرتے ہیں تو یہ عمل اُس کے حق میں صدقہ بنتا ہے یعنی اجر و ثواب کا باعث بنتا ہے۔

اس حدیث میں یہ امر غور طلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محض درخت لگانے کو اجر و ثواب کا موجب قرار نہیں دیا ہے بلکہ اس امر کو موجب ثواب و اجر قرار دیا ہے کہ انسان درخت لگانے یا کھیتی باڑی کرنے کے بعد اس کی پوری پوری حفاظت اور غور و پرداخت کرے تاکہ وہ پروان چڑھ کر اپنی پوری بلوغت کو پہنچے اور اس کے بار آور ہونے پر انسان، پرندے اور جانور سب ہی اس سے مستفید ہو سکیں۔ جب وہ درخت لگانے کے بعد اس کی غور و پرداخت اور حفاظت کا پورا پورا اہتمام کرے گا اور اُسے ایک تناور درخت بنانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھے گا تب وہ عنداللہ اجر و ثواب کا مستحق ہوگا بصورت دیگر نہیں۔

الغرض قرآن مجید کی آیات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے یہ امر واضح ہے کہ درخت اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم الشان نعمت ہیں۔ انہیں لگانا، ان کی حفاظت اور غور و پرداخت کرنا اور ان کی نشوونما کا پورا پورا اہتمام کرنا از بس ضروری ہے۔ اس کے بغیر اس عظیم الشان نعمت پر اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر سال ہی شجرکاری کا موسم شروع ہونے پر احباب جماعت کو بالعموم اور اہل ربوہ کو بالخصوص حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ درخت لگانے اور پھر ان کی پوری پوری حفاظت اور غور و پرداخت کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ اس سال بھی حضور ایدہ اللہ نے شجرکاری کا موجودہ موسم شروع ہوتے ہی اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ فروری ۱۹۷۶ء میں احباب کو اس طرف نہایت مؤثر انداز میں توجہ دلائی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم باقاعدہ ایک پروگرام اور نظام کے ماتحت

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خلافت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤلف تاریخ احمدیت

(۵)

## جیشِ اسامہؓ کی روانگی اور کامیاب مراجعت

سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور اسکے خاص القاء سے ان فتنوں کے خلاف اولین قدم یہ اٹھایا کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ کی سرکردگی میں ایک اسلامی لشکر رومی حکومت کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا۔ یہ لشکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں تیار کیا تھا کہ حضورؐ کا انتقال ہو گیا۔ تمام جلیل القدر صحابہؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں درخواست کی کہ یہ وقت سخت خطرناک ہے۔ اگر اسامہؓ کا لشکر بھی عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے چلا گیا تو مدینہ میں صرف بچے اور بوڑھے رہ جائیں گے اور مسلمان عورتوں کی حفاظت نہ ہو سکے گی۔ ہم آپ سے التجا کرتے ہیں کہ آپ اس لشکر کو روک لیں اور پہلے عرب کے باغیوں کا مقابلہ کریں جب ہم انہیں دبا لیں گے تو پھر اسامہؓ کے لشکر کو عیسائیوں کے مقابلہ کے لئے روانہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ نے یہ درخواست رد کر دی اور نہایت پُرشوکت اور پُرجلال الفاظ میں جواب دیا کہ کیا ابو قحافہ کا بیٹا خلافت پر فائز ہونے کے بعد پہلا کام یہ کرے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری مہم تیار کی تھی اُسے روک دے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ پھر فرمایا

"وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
لَوْ جَرَّتِ الْكِلَابُ
بِاَرْجُلِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ
مَا رَدَدْتُ جَیْشًا
وَجَّهَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ
وَلَا حَلَلْتُ لِوَاءً عَقَدَهٗ"

(تاریخ الخلفاء للسیوطی)

اُس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اگر صحرا کے کتے بھی مدینہ میں گھس آئیں اور ازواج مطہرات کے پاؤں تک گھسیٹنے لگیں تب بھی میں اس لشکر کو نہیں لوٹاؤں گا جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کیا تھا اور جو جھنڈا رسول خدا نے باندھا تھا میں اُسے ہرگز نہیں کھولونگا۔ یہ لشکر جائے گا اور ضرور جائے گا۔

(ایضاً تاریخ کامل جلد ۲ صفحہ ۱۲۶)

جیشِ اسامہؓ اگرچہ انتہائی بے بسی کے عالم میں بھجوایا گیا تھا۔ مگر وہ جہاں جہاں سے گذرا اس نے مدینہ سے باہر ہر جگہ اسلامی حکومت کی دھاک بٹھا دی۔ کیونکہ لوگوں نے اسے دیکھ کر یہ زبردست نفسیاتی تاثر لیا کہ اگر اہل مدینہ کے پاس طاقت اور قوت نہ ہوتی تو ایسے نازک وقت میں وہ اس لشکر کو ہرگز نہ بھجوا سکتے

(تاریخ الخلفاء للسیوطی ص۵۱)

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی دعاؤں اور مجاہد صحابہ کی قربانیوں کو شرفِ قبول بخشا اور اسلامی لشکر چند ماہ کے اندر اندر فتح و ظفر کے پرچم لہراتا ہوا واپس مدینۃ النبیؐ میں پہنچ گیا۔

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے

## جھوٹے مدعیانِ نبوت کا عبرتناک انجام

خدائے قادر و توانا جل شانہٗ کی تائید و نصرت کے اس عظیم نشان کے ظہور کے بعد حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے اپنی پوری توجہ اُس منظم شورش اور مسلح بغاوت کے استیصال کی طرف مبذول کر دی جس کو قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کی پشت پناہی حاصل تھی اور جو منکرین نبوت محمدیہ منکرین خلافت اور منکرین زکوٰۃ نے اٹھا رکھی تھی۔ یہ وہی بادیہ نشین تھے جن کی نسبت اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی فرمائی تھی۔

"قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ"

(الحجرات: ۱۵)

منکرین نبوت محمدیہ سے مراد طلیحہ، مسیلمہ، سجاح اور ذوالتاج لقیط بن مالک جیسے جھوٹے مدعیانِ نبوت تھے جو اسلامی سلطنت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ اور مسلمانوں کے خلاف کھلم کھلا برسرپیکار تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ اور برکت سے فیضانِ ختم نبوت کا اکمل و اتم عرفان حاصل تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کو مخاطب کر کے فرمایا تھا۔

اَبُوْبَكْرٍ اَفْضَلُ هٰذِهِ
الْاُمَّةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ
نَبِیٌّ

(کنوز الحقائق و کنز العمال جلد ۶ ص ۱۳۷)

ابوبکر افضلِ امت ہیں سوائے اسکے کہ کوئی نبی پیدا ہو جائے۔ حضرت ابوبکرؓ کو معرفت کاملہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنیوالے مسیح محمدی کو چار بار نبی اللہ کے نام سے یاد فرمایا ہے اور یہ خبر دی ہے کہ

اَنَّهٗ لَيْسَ بَيْنِیْ
وَبَيْنَهٗ نَبِیٌّ (بخاری)

کہ میرے اور مسیح محمدی کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا۔ ولہذا اس درمیانی عرصہ میں دعویٰ نبوت کرنے والا ہر شخص دجّال و کذّاب ہوگا۔

اس فیصلہ نبوی کے مطابق آپ اس یقین پر علی وجہ البصیرت قائم تھے کہ یہ لوگ سیاسی نقطۂ نگاہ سے باغی اور مذہبی اعتبار سے قطعی طور پر کذّاب اور مفتری ہیں۔

یہ سب بدبخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل مستقل نبوت کے دعویدار تھے اور قرآنی احکام میں منسوخی و تبدیلی ان کا مشغلہ تھا۔

(مدعیانِ نبوت ص ۵۳ تا ۵۶ تالیف اعتقاد السلطنہ موسسہ انتشارات آسیا تہران)

(از حافظ عبد الرحمٰن صاحب امرتسری) ۱۸۹۷ء

مسیلمہ کذاب نے تو شراب اور زنا تک کو جائز قرار دے دیا تھا۔

(سیرت الصدیق ص ۱۰۳ از محمد حبیب الرحمٰن خان شیروانی حبیب گنج ضلع علی گڑھ مطبوعہ علیگڑھ ۱۳۳۲ھ)

قرآن کا مذاق اُڑانے کے لئے سورۃ والعادیات کے مقابل نئی سورت اختراع کر لی تھی (جذب القلوب الی دیار المحبوب از حضرت شیخ عبدالحق محدث)

لکھا ہے کہ مسیلمہ کذاب نے سجاح کو صاف صاف پیغام بھیجا کہ نصف زمین قریش کی تھی نصف ہماری۔ اب وہ نصف تم کو دی جاتی ہے اور اس کے بعد اُسے نکاح کا پیغام دیا۔ سجاح رضامند ہو گئی۔ سجاح نے مہر کا مطالبہ کیا تو مسیلمہ کذاب نے کہا کہ پانچ نمازیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرض کی تھیں۔ میں تمہارے مہر میں صبح و عشاء کی دو نمازیں معاف کرتا ہوں

(اشاعت اسلام صفحہ ۶۵)

(از مولانا حبیب الرحمٰن ناظم دار العلوم دیوبند)

ان جھوٹے مدعیانِ نبوت نے ملک بھر میں خوفناک فتنہ اُٹھایا اور لاکھوں لوگ ان کے پیچھے بھی ہو گئے مگر وہ بہت جلد خدا کی قہری تجلی کا شکار ہو کر نیست و نابود ہو گئے۔ طلیحہ اور سجاح نے تو اسلام قبول کر لیا اور مسیلمہ کذاب اور ذوالتاج اسلامی افواج کے ہاتھوں مارے گئے اور یہ سب فتنہ حضرت ابوبکرؓ کے عہد میں بکلی ختم ہو گیا۔

(نبراس شرح شرح عقائد نسفی ص ۴۴۸ مطبوعہ مطبع ہاشمی میرٹھ از الحافظ محمد عبدالعزیز الفرہاری رحمۃ اللہ علیہ)

لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ذرہ بھی اس کی جناب میں
کوئی اگر خدا پہ کرے کچھ بھی افتراء
ہوگا وہ قتل ہے یہی اس جرم کی سزا

## خلافت اور زکوٰۃ کے باغیوں کے خلاف جنگی کارروائی

اب رہے وہ باغی جو خلافت اور نظام زکوٰۃ دونوں کے منکر ہو چکے تھے۔ ان کی نسبت بھی سب بزرگ صحابہؓ نے بارگاہِ خلافت میں عرض کی کہ عرب نئے نئے زمانہ جاہلیت سے نکل کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے ہیں اُن سے زکوٰۃ معاف کر دی جائے اور نماز کو کافی سمجھ کر قبول کر لیا جائے اس پر حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک بار پھر جلالی نعرہ دیا کہ:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وَاللّٰہِ لَا نَبْرَحُ نَقُوْمُ
بِاَمْرِ اللّٰہِ وَنُجَاھِدُ
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یُنْجِزَ
اللّٰہُ لَنَا وَیَفِیَ لَنَا عَھْدَہٗ
.... فَاِنَّ اللّٰہَ قَالَ
لَنَا وَلَیْسَ لِقَوْلِہٖ خُلْفٌ
وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ
کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِھِمْ وَاللّٰہِ
لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا
مِمَّا کَانُوْا یُعْطُوْنَ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُ
مَعَھُمُ الشَّجَرُ وَالْمَدَرُ
وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ لَجَاھَدْتُھُمْ
حَتّٰی تَلْتَحِقَ رُوْحِیْ بِاللّٰہِ
اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یُفَرِّقْ بَیْنَ
الصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ

(کنز العمال جلد ۳ ص ۱۴۲ حدیث ۵۲۵۳)

(ترجمہ) بخدا میں ہمیشہ خدا کے حکموں پر عمل کروں گا اور اس کی راہ میں جہاد جاری رکھوں گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا دے اور ہمارے سے اپنا عہد پورا فرما دے کیونکہ اس کے وعدہ میں تخلف نہیں۔ اُس کا یہ ارشاد فرمایا ہے وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے تم میں ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے کہ وہ ضرور اُن کو زمین پر (یعنی ملک میں) خلیفے بنائے گا (ویسے ہی خلیفے) جیسا کہ اُن سے پہلے بنائے۔ خدا کی قسم! اگر وہ لوگ ایک رسی کو بھی روکیں گے جو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے اور اس بغاوت میں ان کے ساتھ جنگلوں کے مکین، شہروں کے باشندے اور ہر قسم کے لوگ اور عوام بھی شامل ہو جائیں تو بھی میں آخر دم تک اُن کے خلاف علم جہاد بلند رکھوں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نماز اور زکوٰۃ میں کوئی امتیاز نہیں کیا۔

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے زکوٰۃ اور خلافت کے منکر باغیوں کی طرف پے در پے لشکر بھجوائے۔ لشکروں کی راہ میں مشکلات کے پہاڑ کھڑے ہوئے مگر اللہ تعالیٰ نے خشکی اور تری میں ایسے ایسے نشانات دکھائے کہ مسلمان مجاہدوں کے ایمان کو تقویت ملی۔ ان کے حوصلے بلند ہو گئے اور سب باغی ہتھیار ڈال دینے پر مجبور ہو گئے۔

## غازیانِ اسلام کیلئے نشانات

چنانچہ بحرین کے باغیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے مدینۃ النبی سے ایک فوجی دستہ حضرت علاء ابن الحضرمی کی سرکردگی میں بھجوایا گیا۔ غازیانِ اسلام ایک لق و دق صحرا میں سے گزر رہے تھے کہ ان کے تمام اونٹ بے قابو ہو کر بھاگ گئے اور کوئی اونٹ رہا نہ توشہ نہ توشہ دان نہ خیمہ سب کا سب ریگستان میں غائب ہو گیا اور یقین ہو گیا کہ ہلاک ہو جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اُن اونٹوں کی واپسی کا غیبی سامان کیا بلکہ عین اُس جگہ جہاں وہم و گمان بھی نہ تھا چشمہ جاری کر دیا۔

(تاریخ طبری حصہ دوم مترجم ص ۱۲۶/۱۲۸ ۱۲۴ ناشر نفیس اکیڈمی کراچی)

باغیوں کی بھاری جمعیت خلیج دارین میں جمع ہو گئی تھی مرتدین پر حملہ کرنے کے لئے جہازوں اور کشتیوں کی ضرورت تھی جو مسلمان لشکر کے پاس موجود نہ تھیں۔ حضرت علاء ابن الحضرمی نے لشکر اسلام میں خطبہ پڑھا کہ تم لوگ خشکی کے میدان میں خدا کی جس قسم کی تائید اور امداد کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہو تم کو اسی قسم کی امداد اور تائید کی توقع دریا میں بھی رکھنی چاہئے۔ تم سب دریا میں داخل ہو جاؤ۔ اس پر اسلامی لشکر یہ دعائیہ کلمات پڑھتے ہوئے سمندر میں داخل ہو گیا۔ یا ارحم الراحمین یا کریم یا حلیم یا احد یا صمد یا حی یا محیی یا حی یا قیوم لا الہ الا انت یا ربنا کوئی اونٹ پر سوار تھا کوئی گھوڑے پر کوئی خچر پر کوئی گدھے پر، اور بہت سے پاپیادہ تھے۔ سمندر کا پانی خشک ہو کر اس قدر رہ گیا کہ اونٹ اور گھوڑے کے صرف پاؤں بھیگتے تھے۔ اسلامی لشکر ایسے آرام سے ہولناک دریا کو طے کر رہا تھا کہ گویا بھیگے ہوئے ریتے پر چل رہا ہے۔ دارین میں کسی کو یہ وہم و گمان بھی نہ تھا کہ مسلمان جہازوں اور کشتیوں کے بغیر اس طرح دریا کو پاپیادہ طے کر کے پہنچیں گے۔ وہ غافل تھے کہ مسلمان وہاں پہنچ گئے اور دارین پر اسلامی جھنڈا گاڑ دیا۔

(تاریخ کامل جلد ۲ ص ۲۰۲ بحوالہ اشاعت اسلام مئی ۱۹۶۶ء از مولوی مولوی محمد حبیب الرحمن صاحب ناظم دار العلوم دیوبند)

؎ بول جہاں گرد ہم نیں کچھ پیدا
سندباد اور پھر جہازی بخش
سید الانبیاء کی امت کو
جو بنو غازی بھی وہ نمازی بخش
(المصلح الموعودؓ)

## ارتداد اختیار کرنیوالے باغیوں پر فتح

وہ باغی عناصر جو اسلام سے بالکل مرتد ہو کر اسلامی حکومت کا تختہ الٹنے میں سرگرم عمل تھے حضرت ابوبکر صدیقؓ ان کی سرکوبی کے لئے بنفس نفیس لشکر لیکر جانا چاہتے تھے مگر سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے آپ کی سواری کی باگیں پکڑ لیں اور عرض کیا:۔

"اَیْنَ تَذْھَبُ مِنَ الْمَرْکَزِ
وَاَنْتَ نِظَامُ الْاِسْلَامِ
وَاِیَّاکَ مَدَارُ الْاِسْلَامِ
لَا تَخْرُجَنَّ مِنْ
دَارِ الْخِلَافَۃِ وَلٰکِنْ
اَرْسِلْ مَعَ الْعَسْکَرِ
نَائِبًا مِنْکَ"۔

(مشجر الاولیاء ص ۵۲ ناشر شمس الدین تاجر کتب سلم مسجد چوک (انار کلی لاہور))

آپ مرکز چھوڑ کر کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ ہی تو نظام اسلام اور مدار اسلام ہیں آپ دار الخلافہ سے ہرگز نہ جائیں بلکہ آپ کسی نائب کو لشکر کے ساتھ بھیج دیں۔

یہ مشجر الاولیاء کی روایت ہے کنز العمال (جلد ۳ ص ۱۴۱-۱۴۲) میں حضرت علیؓ کے یہ الفاظ منقول ہیں

"اِلٰی اَیْنَ یَا خَلِیْفَۃَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ ... لَا تُفْجِعْنَا
بِنَفْسِکَ وَارْجِعْ اِلَی
الْمَدِیْنَۃِ فَوَاللّٰہِ لَئِنْ
فُجِعْنَا بِکَ لَا یَکُوْنُ لِلْاِسْلَامِ
نِظَامٌ اَبَدًا"

خلیفہ رسول! آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ ہمیں اپنے وجود سے کسی مصیبت میں مبتلا نہ کریں اور مدینہ کی طرف لوٹ آئیں۔ خدا کی قسم اگر کوئی حادثہ رونما ہو گیا تو نظام اسلام کبھی قائم نہ ہو سکے گا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہ قیمتی مشورہ منظور فرما لیا اور ایک لشکر میں تو حضرت خالد بن ولید کو اور دوسرے میں حضرت اسامہ کو اپنا نائب بنا کر بھیج دیا۔

(مشجر الاولیاء ص ۴۲)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا اصل مقصد چونکہ بغاوت کے اصول کو ختم کرنا تھا اس لئے آپ نے سپہ سالاروں کو واضح الفاظ میں ہدایات جاری فرمائیں کہ باغیوں کی سرکوبی سے قبل ان کو کلمہ شہادت پڑھنے کی دعوت دیں اور اگر وہ یہ دعوت قبول کر لیں تو ان باغیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے۔

(حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سرکاری خطوط ص ۱۵-۱۳-۱۴-۱۲-۱۵۰-۱۵ مولفہ خورشید احمد فاروق استاد ادبیات عربی دہلی یونیورسٹی ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی طبع اول دسمبر ۱۹۶۰ء)

(باقی)

## دعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ کلثوم بیگم زوجہ خان محمود خان مرحوم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لودھراں ضلع ملتان مورخہ ۲۷ بوقت ۵ بجے شام وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

محمد منظور احمد خان ایاز
ہمہ خواجہ آباد ملتان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# وصایا

## ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

### مسل نمبر ۲۲۴۲۴

میں فضل بیگم زوجہ چوہدری غلام محی الدین صاحب قوم گجر پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کھاریاں ضلع گجرات۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۶-۱-۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۵۰ روپے۔
۲۔ نقد مبلغ -/۲۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ فضل بیگم۔ کھاریاں ضلع گجرات۔
گواہ شد۔ غلام محی الدین (خاوند موصیہ) کھاریاں ضلع گجرات۔
گواہ شد۔ اکبر علی امیر جماعت احمدیہ کھاریاں ضلع گجرات۔

### مسل نمبر ۲۲۴۲۵

میں امۃ الباسط بشریٰ زوجہ چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب ایڈووکیٹ قوم جٹ۔ پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن میکلوڈ روڈ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۶-۱-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی وزنی ۱۰ تولے قیمت اندازاً -/۶۰۰۰ روپے
۳۔ گھڑی کلائی ایک عدد قیمت اندازاً -/۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الباسط بشریٰ ۱۴ میکلوڈ روڈ لاہور۔
گواہ شد۔ مبارک مصلح الدین احمد وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ
گواہ شد۔ غلام مجتبیٰ (خاوند موصیہ) لاہور۔

### مسل نمبر ۲۲۴۲۶

میں محمد خان ولد چوہدری علی محمد خان صاحب قوم راجپوت عمر ۶۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۶-۱-۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ دو عدد مکانات واقع بلاک ۱۵۸ ضلع لائلپور مالیتی -/۱۵۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از بچگان ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد خان ولد چوہدری علی محمد خان صاحب محلہ دارالیمن ربوہ۔
گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ۔
گواہ شد۔ صوبیدار میجر برکت علی ولد میاں نور الدین صاحب دارالیمن ربوہ۔

### مسل نمبر ۲۲۴۲۷

میں نصرت جہاں زوجہ عبدالستار خان صاحب قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۶-۱-۱۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے
۲۔ زیور طلائی ۲ تولہ ۱۱ ماشہ مالیتی اندازاً -/۹۲۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ نصرت جہاں مکان ۱۸/۵۲ دارالعلوم شرقی ربوہ۔
گواہ شد۔ عبدالستار خان شاہد (خاوند موصیہ) مربی سلسلہ۔
گواہ شد۔ حبیب اللہ احمد مربی سلسلہ ربوہ۔

### مسل نمبر ۲۲۴۲۸

میں برکت علی ولد فیروز دین صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۶۵ سال بیعت سن ۱۹۲۳ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۶-۱-۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک عدد مکان پختہ رقبہ ۱۰ مرلہ واقع دارالیمن ربوہ مالیتی قریباً -/۱۵۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ از بچگان ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ برکت علی ولد فیروز دین صاحب دارالیمن ربوہ۔
گواہ شد۔ محمد اسمٰعیل اسلم صدر محلہ دارالیمن ربوہ۔
گواہ شد۔ ڈاکٹر ناصر احمد خان عارف ولد چوہدری محمد خان صاحب دارالیمن شرقی ربوہ۔

### مسل نمبر ۲۲۴۲۹

میں محمد یوسف ولد حاجی احمد صاحب صحابی قوم نومسلم شیخ پیشہ مزدوری عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۶-۱-۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان کچا واقع پریم کوٹ رقبہ ۳ مرلہ قیمت مبلغ -/۱۲۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت مزدوری ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ میاں محمد یوسف نومسلم شیخ پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ۔
گواہ شد۔ چوہدری مبارک احمد وصیت ۱۶۰۹۳۔
گواہ شد۔ عزیز احمد ولد محمد اسمٰعیل صاحب قائد خدام الاحمدیہ پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ۔ (باقی)

## قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

اپنی اپنی مجالس کی فہرست ہائے تجنید مع مکمل کوائف جلد تیار کر کے مرکز میں ارسال کریں۔

**مہتمم تجنید**
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قرآن کریم کی رُو سے بابرکت وجود کون ہے؟

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں فرماتا ہے:۔
وَجَعَلَنِیْ مُبٰرَکًا اَیْنَ مَا کُنْتُ ۪ وَاَوْصٰنِیْ بِالصَّلٰوۃِ وَالزَّکٰوۃِ مَا دُمْتُ حَیًّا ۝ (۱۹ : ۳۲)

ترجمہ :۔ اور مَیں جہاں کہیں بھی ہوں اس نے مجھے بابرکت (وجود) بنایا ہے اور جب تک مَیں زندہ ہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید کی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نماز اور زکوٰۃ کی ادائیگی کو بابرکت وجود کی علامت قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو حقیقی رنگ میں بابرکت وجود بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

زکوٰۃ کے بارہ میں پوری معلومات کے لئے رسالہ زکوٰۃ مُفت طلب فرمائیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

# لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے شعبہ تعلیم کا پروگرام

۱۔ شعبہ تعلیم کی مکمل سکیم برائے سال ۷۶-۱۹۷۵ء "رپورٹ سالانہ لجنہ اماء اللہ" کے صفحات ۲۵، ۲۶ اور ۲۷ میں درج ہے۔ تمام صدر اور سیکرٹریان اس نصاب کو مدِّنظر رکھ کر کام کا آغاز کریں۔ اور اس کے مطابق رپورٹ مرکز میں ارسال کریں۔

۲۔ اس سال ہر سہ معیاروں کا صرف ایک امتحان جون کے دوسرے ہفتہ میں ہوگا۔ نصاب یہ ہے:۔

## معیار اوّل

۱۔ قرآن کریم پارہ ۲۱ مع ترجمہ و تفسیر از تفسیر صغیر۔
۲۔ اسلامی اصول کی فلاسفی مکمل
۳۔ سورہ حشر کا آخری رکوع (مع ترجمہ) زبانی یاد کرنا۔
۴۔ دُرِّثمین کی نظم "اسلام سے نہ بھاگو راہِ ہدیٰ یہی ہے" کے پہلے ۲۰ اشعار زبانی یاد کرنا۔

## معیار دوم

۱۔ قرآن کریم پارہ ۲۱ مع ترجمہ۔
۲۔ کتاب توضیح مرام
۳۔ سورہ حشر کا آخری رکوع مع ترجمہ زبانی یاد کرنا۔
۴۔ دُرِّثمین کے مذکورہ ۲۰ اشعار زبانی یاد کئے جائیں۔

## معیار سوم

۱۔ قرآن کریم پارہ ۲۱ نصف آخر ترجمہ کے ساتھ۔
۲۔ کتاب توضیح مرام
۳۔ سورہ حشر کا آخری رکوع زبانی یاد کیا جائے۔
۴۔ دُرِّثمین کے مذکورہ اشعار زبانی یاد کئے جائیں۔

نوٹ :۔ معیار اوّل میں بی۔اے پاس اور ایم۔اے کی طالبات شامل ہیں۔
معیار دوم میں ایف۔اے اور بی۔اے کی طالبات شامل ہیں۔
معیار سوم میں ہر وہ ممبر جو لکھنا پڑھنا جانتی ہو شامل ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

# وقفِ جدید کے سلسلہ میں ایک ضروری اعلان

قبل ازیں اعلان کیا جا چکا ہے کہ وقفِ جدید کا نیا سال یکم جنوری سے شروع ہو چکا ہے چنانچہ اب جماعتوں میں فارم برائے وعدہ جات بھجوائے جا رہے ہیں عہدیداران متعلقہ سے گزارش ہے کہ وہ نئے سال کے وعدہ جات نمایاں اضافہ کے ساتھ جلد بھجوائیں نیز چندہ بھجواتے وقت یہ تخصیص فرما دیا کریں کہ اس میں اتنی رقم سالِ گذشتہ ۱۹۷۵ء کی ہے اور اتنی رقم سال ۱۹۷۶ء کی ہے تاکہ اندراجات میں غلطی نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپکی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین

نیز یہ بھی تاکیداً عرض ہے کہ سالِ گذشتہ ۱۹۷۵ء کا حساب عنقریب بند کیا جا رہا ہے اس لئے براہِ مہربانی گذشتہ سال ۱۹۷۵ء سے تعلق رکھنے والی جملہ رقوم فوری طور پر مرکز میں بھجوا دی جائیں اور ان کے بارہ میں یہ بھی وضاحت فرما دی جائے کہ اس میں کتنی رقم بالغان سے تعلق رکھتی ہے اور کتنی دفتر اطفال سے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

# دو۲ مخلص کارکنان اور ایک عزیز کی وفات

(۱) جماعتِ احمدیہ مری کے پریذیڈنٹ اور لارنس کالج کے ہیڈ کلرک مکرم کیپٹن ملک حیات بخش صاحب ولد مکرم ملک نادر خان صاحب آف محمودہ ۵۶ سال کی عمر میں ۲۶ جنوری ۱۹۷۶ء کو قریباً ۶ بجے شام لارنس کالج کے گیٹ کے قریب جبکہ برف باری ہو رہی تھی حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے آبائی گاؤں محمودہ ضلع راولپنڈی میں ان کی تدفین ہوئی۔ احمدی احباب کے علاوہ ان کی غیر معمولی خوبیوں کی بناء پر قریباً پچاس غیر از جماعت احباب نے بھی نمازِ جنازہ ادا کی۔ مرحوم قریباً چھ سال بحیثیت پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ مری نہایت مخلصانہ خدمات سرانجام دیتے رہے۔ پسماندگان میں اپنی اہلیہ کے علاوہ چھ لڑکیاں اور تین لڑکے یادگار چھوڑے ہیں۔

احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے۔ آمین

(۲) جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کے محاسب مکرم محمد حسین صاحب بٹ ولد مکرم احمد دین صاحب بٹ (ریٹائرڈ ریلوے ڈرائیور) ۲۶ جنوری ۱۹۷۶ء کو دس بجے صبح ساٹھ سال کی عمر میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم احمدیت کے نہایت مخلص، خاموش طبع اور فدائی کارکن تھے۔ پیدائشی احمدی تھے اور موصی تھے۔ موسم کی خرابی کے باوجود کثیر تعداد میں راولپنڈی میں احبابِ جماعت نے ان کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی۔ جنازہ موصی ہونے کی وجہ سے ربوہ لے جایا گیا اور بہشتی مقبرہ میں انہیں تدفین کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار لڑکے یادگار چھوڑے ہیں تینوں بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔

احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور بلندی درجات عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے۔ آمین

(۳) مکرم ڈاکٹر ضیاء الحسن صاحب کا چھوٹا فرزند عزیز عبدالرافع حسن ۲۶ جنوری ۱۹۷۶ء کو آٹھ سال کی عمر میں لوکیمیا (خون کے کینسر) سے بقضائے الٰہی وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین

(دین محمد شاہد ایم۔اے مربی سلسلہ احمدیہ راولپنڈی)

# تقریبِ رخصتانہ اور درخواستِ دعا

میری بیٹی عزیزہ سیدہ فوزیہ ریحانہ بنت سید سفیر الدین صاحب مرحوم حسین کا نکاح عزیزم عبدالغفار عابد ابن مکرم عبدالرحمٰن صاحب ارشد سے مارچ ۱۹۷۵ء میں ہوا تھا کی تقریبِ رخصتانہ یکم جنوری ۱۹۷۶ء کو محمود ہال لندن میں عمل میں آئی، الحمد للہ۔

تمام احمدی بہنوں اور بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دولہا دلہن کو ہمیشہ خوش و خرم رکھتے ہوئے صحت اور عمر کے ساتھ دین و دُنیا کے درخشاں ستارے بنائے اور دونوں خاندانوں کو اپنی خاص رحمت اور فضل سے نوازے۔ آمین

(عاجزہ شمسہ سفیر از لندن)

# ممبران شوریٰ کمیٹی کیلئے ضروری اطلاع

شوریٰ سب کمیٹی بہشتی مقبرہ ربوہ کا اجلاس ۲۱ فروری بروز ہفتہ بوقت چار بجے شام کمیٹی روم صدر انجمن احمدیہ میں ہو رہا ہے۔ جملہ ممبران کمیٹی کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ وقتِ مقررہ پر تشریف لا کر اجلاس میں شمولیت فرماویں۔ حسب ضرورت یہ اجلاس ۲۲ فروری بروز اتوار بھی ہوگا تاکہ کام اسی اجلاس میں مکمل ہو جاوے۔

(سیکرٹری شوریٰ سب کمیٹی بہشتی مقبرہ ربوہ)

# اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

درخت لگانے کی مہم کا آغاز کریں اور اس طرح قومی دولت میں اضافہ کا موجب بنیں اور عند اللہ اجر و ثواب کے مستحق ٹھہریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں شجرکاری کی اہمیت کے پیشِ نظر زیادہ سے زیادہ تعداد میں درخت لگانے اور انکے ساتھ وابستہ خیر و برکت سے بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴